ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

مغرب میں اسلوبیاتی تنقید کی روایت: آغاز وارتقا

THE TRADITION OF STYLISTIC CRITICISM IN THE WEST: THE BEGINNING OF EVOLUTION

فریال ارشاد
پی ایچ۔ڈی سکالر
لاہور گیریژن یونیورسٹی
ڈاکٹر گلشن طارق
ڈین آف لینگویجز
لاہور گیریژن یونیورسٹی

Abstract:

Stylistics is emerged as a branch of linguistics and literary criticism in the second half oftwentieth century. Viewed in its historical perspective, stylistics may be said the outcome of a paradigm shift. Application of objective and analytical method of inquiry are its distinctive features. The term stylistics was introduced by Charles Bally. In fifties of twentieth century a number of conferences were being held in America and Europe to present different approaches about linguistic stylistics. Roman Jackobson pointed out the similarities between linguistics and Poetics. The Hallidayan model of transformational systemic grammerofferdstylisticians a new perspective on the language of literature.Fowler presents a new descriptive sociolinguistic stylistics which studies literature as social discourse. Enkvist's theories of "Deviation from the norm" and "choice between Alternative expressions" brought new perspective in the field of linguistic criticism. Dell hymes's"sound symbolism" and Leech's "Foregrounding" and "cohesion" introduced practical methods of interpretation to the literary text. The developing discipline of sociolingustics, inter personal function of language and as a result of growing emphasis on communicative aspect of language, many other functional based linguistic theories are developing under the discipline of stylistics.

اسلوبیاتی تنقید کے کثیر الجہتی پس منظر کے سبب کسی ایک تنقیدی نظریے یا ادبی شعبے کو اِس کی بنیاد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بہ حیثیت مجموعی اسلوبیاتی تنقید کے آغاز کو ہم ایک پیراڈائم شفٹ (Paradigm shift) قرار دے سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس کے توسط سے ادبی تنقید نئی اقدار اور نئی تیکنیکوں سے روشناس ہوئی۔ تنقید کا ایک نیا طریق کار متعارف ہوا اور اسلوب (style) جیسی ایک قدیم اصطلاح کو نئے راویۂ نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔

اسلوبیاتی تنقید کے ابتدائی خدوخال بیسویں صدی کے نصف اوّل میں یورپ کے مختلف ادبی مراکز میں اُبھرنے شروع ہوئے جہاں تک stylistics کی اصطلاح کا تعلق ہے تو یہ اصطلاح فریڈی نینڈ سوسئیر کے شاگرد چارلس بیلی (Charles Bally) نے 1909 میں متعارف کرائی۔(1) اُس نے سوسئیر کے لسانی نظریات کی توسیع وتوضیح پیش کرتے ہوئے لسانیات میں ایک نئے منفرد شعبے "Traite de stylistiquefrancaise" کو متعارف کرایا۔(2) چارلس بیلی کے نظریات نے یورپ میں اِس موضوع میں ماہرین لسانیات کی دلچسپی اُجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ لیو سپٹزر (Leo Spifzer) 1960-1887 جرمن مفکر کی تحریروں نے ماہرینِ لسانیات کی دلچسپی کو مزید اُبھارا۔ سپٹزر نے لسانیاتی تجزیے، تنقیدی اور جمالیاتی توضیح کے امتزاج سے تجزیے کا ایک نیا انداز متعارف کرایا۔ اُس کا "Philological circle" کا تصور Stylistics خصوصیات کا حامل ہے۔ اور آج بھی قابلِ عمل خیال کیا جاتا ہے۔(3)

سپٹزر نے اپنی تصنیف "Linguistics and literary history essays in stylistics" میں Miguel de

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

cerrantes(1547-1616) ہسپانوی ناول نگار کے ناول Don Quijote (4) اور پال کلاڈل (Paul Claudel 1868-1966) نے مشہور فرانسیسی شاعر کی نظموں Five Great Odes میں سے ایک Ode کا اسلوبیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ (5) اس کے ساتھ ساتھ اُس نے ڈینس ڈائیڈروٹ (Denis Diderot 1713-1784) فرانسیسی فلسفی اور نقاد کے اسلوب (style) پر بھی لسانیاتی نقطۂ نظر سے بحث کی ہے۔ اسلوبیات کے حوالے سے معیاری تنقیدی نمونے پیش کرنے کی وجہ سے سپٹزر کو stylistics کے بنیاد گزاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

بیسویں صدی کے نصف اوّل کے اختتام تک اسلوبیاتی تنقید کو فرانس، جرمنی، برطانیہ اور امریکا میں اطلاقی لسانیات کا ایک اہم شعبہ خیال کیا جانے لگا۔ عملی طور پر اسلوبیات کو لسانیات کے ایک ذیلی شعبے کی حیثیت سے متعارف کرانے کی عملی کاوش 1953 میں اُس وقت سامنے آئی جب امریکا کی انڈیانا یونیورسٹی میں زبان وادب کے موضوع پر منعقدہ سیمینار میں ادب بالخصوص شاعری کے مطالعے میں لسانیات کے اطلاق اور دیگر اسلوبیاتی مسائل پر مقالات پیش کیے گئے۔ اس سیمینار میں ادب کے معروضی مطالعے کے لیے چند مسلمات قائم کیے گئے۔ ادب کو ایک کلماتی اظہار (Utterance) اور لسانی عمل (Language act) قرار دیا گیا، جو اپنی خصوصیات کے اعتبار سے کسی دوسری نوع کے لسانی عمل سے ممیّز حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ چوں کہ ادبی فن پارہ ایک لسانی عمل ہے۔ لے ھذا یہ ایک لسانی ساخت رکھتا ہے جو صوتی، صرفی، نحوی اور معنوی ساختوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اِن ساختوں کا مطالعہ لسانیات کے علم کے بغیر ناممکن ہے۔ مذکورہ بالا سیمینار کی رپورٹ انڈیانا یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے پروفیسر ہیرالڈ وائٹ ہال اور ٹیکس یونیورسٹی کے پروفیسر آر کی بالڈاے ملنے مشترکہ طور پر Readings in applied Linguistics کے عنوان سے مشترکہ طور پر شائع کی۔ (6)

زبان میں اسلوب کے مسئلے پر دوسری کانفرنس 1958 میں انڈیانا یونیورسٹی میں ہی منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی کارروائی اور اِس میں پیش کیے جانے والے مقالات کو تھامس سیبوک (Thomas Albert Sebeok 1920-2001) نے 1960 میں "Style in Language" کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا۔ اِس کانفرنس میں ادبی وشعری اسلوب کے صوتی، صرفی، نحوی اور معنیاتی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ بحور واوزان کے مسائل پر لسانی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی گئی۔ اس کانفرنس میں روجر براؤن، جان بی۔ کیرل، سیمور چیٹمن، رومن جیکبسن، رچرڈ ایم ڈورسن، آر کی بالڈاے ہل، ڈیل ایچ ہائمز، آئی۔ اے۔ رچرڈز، ٹامس اے سیبوک، سال سپورٹا جیسے ماہرینِ لسانیات نے مقالات پیش کیے۔ (7) اس سلسلے میں ایک تیسری کانفرنس روس کے شہر ماسکو کے Pedagogical institute of Foreign Languages میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں Linguo-Stylistics کی معیار بندی کے لیے واضح اصول طے کیا گئے۔ (8)

زبان میں اسلوب اور اسلوبیات کے حوالے سے ایک اہم سمپوزیم راک فلر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام اگست 1969 میں اٹلی میں منعقد ہوا۔ اِس سمپوزیم میں امریکہ، انگلستان اور دیگر یورپی ممالک کے اہم مفکرین نے شرکت کی۔ ان میں رولاں بارتھ، سیمور چیٹمن، سٹیفن المن، رینے ویلک، سیموئل آر لیون، نلز ایرک انکوسٹ، رچرڈ اوہمان اور مائیکل ہالیڈے وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ اِس سمپوزیم کی کارروائی کو کتابی شکل میں سیمور چیٹمن نے 1971 میں Literary Style: A Symposium کے نام سے شائع کیا۔ اِس سمپوزیم کا مرکزی موضوع لسانیات اور ادبی نظریے کے مابین تعلق اور اسلوبیاتی مطالعات کا مستقبل تھا۔ اِس کے علاوہ اسلوب، اسلوبی خصائص، لسانیات اور اسلوبیات کے باہمی تعلق کی توضیح کے ساتھ ساتھ کسی خاص عہد اور خاص مصنف کے اسلوب پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اس کانفرنس کی سب سے اہم بات مختلف مفکرین کے پیش کردہ اسلوبیاتی تجزیے تھے۔

1958 میں اسلوبیات کے موضوع پر منعقد ہونے والے سیمینار کی سب سے خاص بات رومن جیکبسن کا مقالہ بہ عنوان "Closing Statement: Linguistics and Poetics" تھا۔ اِس مقالے میں جیکبسن نے لسانیات اور شعریات کے مابین گہرے تعلق کو موضوع بنایا ہے۔ جیکبسن کے مطابق شعریات، ادب اور دوسرے فنون کے مابین ایک خطِ امتیاز ہے۔ ادبی مطالعات و تجزیات میں شعریات کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اگرچہ شعری مطالعات میں استعمال ہونے والے بعض فنی وسائل Verbal Art (فن تحریر) سے علاقہ نہیں رکھتے۔ لیکن ان کو بنیاد بنا کر شعریات اور لسانیات کے مابین خطِ فاصل کھینچنا درست نہیں ہے۔ وہ Wuthering heights، ILiad، Odayssey اور Devine Commedy جیسے شاہ کار فن پاروں کے حوالے سے مختلف فنون اور ادب کے تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔

وہ لسانیات اور ڈسکورس میں تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> "The question of relations between the word and the world concerns not only verbal art but actually all kinds of discourse,linguistics is

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

likely to explore all possible problems of relation between discourse and the “universe of discourse:” what of this universe is verbalized by a given discourse and how it is verbalized. The truth values. however.As far as they are-to say with the Logician – “extra linguistics entities”. Obviously exceed the bounds of poetics and of linguistics in general.”(9)

جیکبسن لکھتا ہے کہ بعض اوقات شعریات اور لسانیات کی خصوصیات کے مابین اختلاف کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ دونوں شعبوں کے مابین یہ اختلاف اور امتیاز ساخت کی بنیاد پر ہے۔ شعریات کی ساخت (structure) اور ادبی اقسام کی ساخت میں فرق اِس تضاد کی بنیاد ہے۔ ادب اپنے رسمی (Formal) اور بے قاعدہ (Designless) انداز کی بناپر شعری لسانیات کے بامقصد کردار اور غیر رسمی انداز سے مختلف نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔
جیکبسن متذکرہ بالا موضوع پر اپنی بحث سمیٹتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"If the poet Ransom is right (and he is right) that “Poetry is a kind of Language”---, the Linguist whose field is any kind of language may and must include poetry in his study. The present conference has clearly shown that the time when both linguists and literary historians eluded questions of poetic structure is now safely behind us. Indeed as Hollander stated, “there seems to be no reason for trying to separate the literary from the overall Linguistics”. If there are some critics who still doubt the competence of linguistics to embrace the field of poetics. I privately believe that the poetic incompetence of some bigoted linguists has been mistaken for an inadequacy of the linguistic science itself. All of us here, however, definitely realize that a linguist deaf to the poetic function of language and a literary scholar indifferent to linguistic problems and unconversant with linguistic methods are equally flagrant anachronisms."(10)

لسانیات اور شعری ونثری اسلوب کے گہرے تعلق نے مفکرین کو اسلوبیاتی مطالعات کی جانب راغب کیا۔ کیوں کہ اسلوبیات کا آغاز لسانیات کے ارتقا کے بعد عمل میں آیا۔ بیسویں صدی کے رُبع اوّل میں لسانیات ایک الگ علمی شاخ کی حیثیت سے متعارف ہوئی۔ اور توضیحی لسانیات نے تاریخی لسانیات سے الگ شعبہ کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کی۔ اسلوبیات کا آغاز وارتقا بیسویں صدی کے نصف آخر میں عمل میں آیا۔ اسلوب اور اسلوبیات کے تناظر میں پچاس کی دہائی میں منعقدہ دو سیمیناروں نے یورپ اور امریکہ کے ماہرینِ لسانیات کو اسلوبیات کی جانب متوجہ کیا۔ 1960 کے بعد برطانیہ اور امریکہ میں توضیحی لسانیات کے توسط سے ماہرینِ لسانیات نے اسلوبیات کو خاص طور پر اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ امریکہ سے شائع ہونے والے ”دو بین الاقوامی جرائد“”Language and style اور ”style“(11) نے اسلوب، اسلوبیات اور لسانیات سے ان کے باہمی تعلق کو واضح کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔
مذکورہ بالا کانفرنسوں میں اسلوب اور اسلوبیات کی نظریاتی سرحدوں کے تعین کے بعد ماہرینِ لسانیات نے اسلوبیاتی اصول ونظریات اور تشکیلی گرامر (Transformational grammaer) کی وضع کردہ جدید اصطلاحات کا ادب کی زبان پر اطلاق شروع کیا۔ Deep Structure اور Surface Structure کے امتیاز نے ادبی زبان کے اسلوبیاتی تجزیے کے نئے در وا کیے۔ Suface Structure کو زیریں سطح پر موجود Deep

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

structure کی ایک ممکنہ ساخت خیال کیا جانے لگا۔ ایک ہی Deep Structure متعدد Surface Structure کا حامل ہو سکتا ہے۔ اِس امتیاز نے اسلوبیاتی انتخاب (style as choice) کے تصور کو مضبوط کیا۔ شاعر یا مصنف کا مخصوص انتخاب surface structure سے لے کر Deep structure تک مختلف تشکیلی وسائل اُن (شاعر یا مصنف) کے اسلوب کے خصائص خیال کیے جاتے ہیں۔

رچرڈ ملین اوہمان (Richard Malin Ohmann) نے تشکیلی گرامر کو نثری ادب کے اسلوبیاتی تجزیے کے لیے خاص اور مربوط طریقہ کار قرار دیا ہے۔ وہ اپنے مقالے "Prolegomena to the Analysis of Prose Style" میں اسلوبیاتی تنقید اور اسلوبیاتی انتخاب پر تفصیل سے اظہارِ خیال کرتا ہے۔

اُس کا یہ مقالہ پہلی مرتبہ 1959 میں H.Martin کی مرتب کردہ کتاب "Style in Prose fiction" میں کولمبیا یونیورسٹی پریس کے زیر اہتمام نیویارک سے شائع ہوا۔ (12) اس مقالے کو ہارورڈ۔ ایس۔ بیب نے 1972 میں یونیورسٹی آف کولمبیا پریس کی اجازت سے اپنی کتاب "Essays in Stylistic Analysis" میں دوبارہ شائع کیا۔ مرتب نے اپنی کتاب میں رچرڈ اوہمان کے مقالے کا تنقیدی تجزیہ بھی پیش کیا ہے۔ اوہمان کے نزدیک اسلوبیاتی تجزیے کی بنیادی مشکل ایک ابتدائی نظریاتی مغالطہ ہے۔ یعنی ہئیت (form) اور مواد (content) لازم وملزوم کی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ہر بیان سوچ کا ایک منفرد اظہاریہ ہوتا ہے۔ اوہمان کے نزدیک یہ کوئی موزوں اور متوازن تصور نہیں ہے۔ وہ اسلوب کا ایک خاص انداز تجویز کرتا ہے۔ جو اسلوبیاتی انتخاب سے عبارت ہے۔ اُس کے مطابق اظہار کے متعدد مختلف طریقے ہوتے ہیں اور اظہار کے لیے اختیار کردہ تخلیق کار کا مخصوص انداز اُس کی انفرادیت کا ضامن ہوتا ہے۔ (13) رچرڈ اوہمان نے اپنے ایک اور مضمون "Generative Grammers and the concept of literary style" میں ادبی اسلوب کو مصنف کا مخصوص لسانی انتخاب قرار دیتا ہے لیکن یہ انتخاب متبدل (variable) ہوتا ہے۔ اوہمان تخلیقی گرامر اور ادبی اسلوب کے تصور کو جدید تشکیلی تخلیقی گرامر کے نظریے کے ساتھ ہم آہنگ خیال کرتا ہے۔ تخلیقی گرامر معنیات کی تاویل اس طرح پیش کرتی ہے کہ معنی Deep structure کا تفاعل ہوتے ہیں اور معنی ہی فقرے کے مختلف اجزا میں منطقی رشتہ قائم رکھتے ہیں۔ تشکیلات وہ رسمی کاروائی (formal operation) ہے جس کے ذریعے Deep structure کو ہم معنی کے حامل surface structure کی صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔ (14) اوہمان تجزیاتی طریق کار تشکیلی گرامر سے اخذ کرتا ہے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ طریق کار نحوی پیچیدگی کے باوجود بھرپور تجزیے کے تمام تر امکانات کا حامل ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پہلے پیچیدہ نحوی ساخت کو سادہ جملوں کی صورت میں اجزا میں تقسیم کر لیا جائے۔ (Component simple sentences) اور پھر ان پر تشکیلی گرامر کے اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔ (15) اُس نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں امریکی مصنف فوکنر (William Faulkner 1897-1962) امریکی صحافی ہیمنگ وے (Ernest Hemingway 1899-1961) اور انگریز مصنف اور شاعر ڈی۔ ایچ لارنس (David Herbert Lawrance – 1885-1930) کے مخصوص نحویاتی اسلوب پر اِس تجزیاتی طریق کا اطلاقی نمونہ بھی پیش کیا۔ (16)

کرٹس ڈبلیو ہیز (Curtis.W.Hayes) نے تشکیلاتی بنیادوں پر ارنسٹ ہیمنگولے اور ایڈورڈ گبن (Edward Gibbins 1737-1794) کا تقابلی مطالعہ پیش کیا۔ کرٹس ہیز کا یہ تقابلی مطالعہ "A study in Prose Style: Edward Gibbon and Earnest Hemingway" کے عنوان سے 1966 میں شائع ہوا۔ (17) اِس تقابلی مطالعے میں ہیز نے امریکی صحافی ارنسٹ ہیمنگوے اور انگریز مؤرخ ایڈورڈ گبن کی نثر سے سو فقروں کا انتخاب کیا ہے۔ وہ ہر فقرے کو اُس کے بنیادی اجزا (source sentences) تک تحلیل کرتا ہے اور اِن فقروں کی تشکیلی تبدیلی تک پہنچتا ہے۔ (تشکیلی تبدیلی سے مراد جملے کی نحوی یا صوتیاتی تبدیلی ہے) اس تبدیلی سے فعل کی حالت میں لفظی یا معنوی تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔) اپنے اِس تقابلی تجزیے میں ہیز نے انکشاف کیا ہے کہ گبن جن عمومی تشکیلات (Transformations) کو استعمال میں لاتا ہے اُن سے تحریر میں توازن اور متوازیت (Paralelism) (18) کی کیفیت جنم لیتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ہیمنگوے اپنی تحریر میں تشکیلات اور Embedding (19) کو کبھی بروئے کار نہیں لاتا۔ ہیز نے اپنے مذکورہ مقالے میں دو مصنفین کی نثر کا تقابل کرتے ہوئے اسلوبیاتی تنقید کے اطلاقی مباحث پیش کیے ہیں۔

ڈونلڈ فری مین (Donald c. freeman) نے تشکیلی گرامر کے اصول وضوابط کے پیشِ نظر شاعری کی نحوی ساختوں کا مطالعہ پیش کیا۔ فری مین نے اپنے مقالے "On Primes of metrical style" میں اوہمان کے پیش کردہ اسلوبیاتی اصول وضوابط کو توسیع دی۔ (20) یہ مقالہ 1968 میں پہلی مرتبہ "Language and style" میں شائع ہوا۔ اُس کے نزدیک اسلوبیات اور اسلوب شاعرانہ زبان کے تشکیلی خواص اُجاگر کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اُس نے اپنے ایک مقالے میں ڈیلن تھامسن (ویلش شاعر) (Dylon Thomas-1914-1953) کی تین نظموں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا

ہے۔ڈیلن تھامس کی نمایاں خصوصیت مادی اور فطری دنیاؤں کا ملاپ (Fusion) ہے۔اُس کی شاعری کی یہ خصوصیت تسلسل سے سامنے آتی ہے۔فری مین نے ڈیلن کے اِس مقصد کے لیے اختیار کردہ نحوی طریق کار اور Fusion میں ارتباط کو واضح کیا ہے۔

سیموئیل آر۔لیون (Samouel R. Levin) نے تخلیقی تشکیلی گرامر میں غیر قواعدی فقروں (Ungrammatical sentences) کی تخلیق سے متعلق مسائل سلجھانے کی سعی کی۔اُس نے چومسکی کے نشان زد کردہ بے معنی فقرے "Colourless green ideas sleep furiously" کو پیش نظر رکھتے ہوئے تخلیقی گرامر میں با معنی فقروں کی تخلیق کے لیے تجاویز پیش کیں۔وہ اپنی تصانیف "Linguistic structure in Poetry"، "The semantics of Metaphoric worlds:Conceptions of a Romantic nature", "Language in Society", "Shades of meaning"، میں تخلیقی فقروں، شاعری اور استعارہ کے حوالے سے معنیاتی مباحث کو موضوع بحث بناتا ہے۔(21) وہ اپنے ایک مضمون بہ عنوان "Coupling in a Shakespearean Sonnet"(22) میں شیکسپیئر کی شعری لسانیات کا تجزیہ کرتے ہوئے جدید لسانیاتی نظریات کا اطلاق کرتا ہے۔اُس کا مذکورہ بالا مضمون تخلیقی تشکیلی قواعد کے حوالے سے ادبی تجزیے کے اوّلین تجربات میں سے ایک ہے۔لیون نے اپنے اس مضمون میں coupling (جوڑ) کو شاعرانہ زبان کے لیے بہت اہم قرار دیا ہے۔اور شیکسپیئر کے تیسویں سونیٹ میں Coupling(23) کا جائزہ پیش کیا ہے۔

جیمز پیٹر تھورن (James Peter Thorne-1933-1988) نے بھی شعری لسانیات اور تشکیلی گرامر میں اِس کی غیر قواعدی خصوصیت (Ungrammaticallity) کو موضوع بحث بنایا۔وہ اپنے ایک مقالے بہ عنوان "Stylistics and Generative Grammers" (24) میں اِس امر کی مخالفت کرتا ہے کہ شاعرانہ زبان میں غیر قواعدی ساختوں کو نشان زد کیا جائے۔کیوں کہ اس سے قواعد کی پیچیدگی میں اضافہ ہوتا ہے۔اِس کی بجائے شاعری کو "Sample of a different language" (25) کے طور پر پرکھنا چاہیے۔وہ شاعری کے طالب علموں کو ہر نظم کے لیے الگ قواعد کی تشکیل کی تجویز پیش کرتا ہے اور اُس کے مطابق انھی قواعد کے تحت شاعری کا تجزیہ کیا جانا چاہیے۔اپنے ایک اور مقالے بہ عنوان "A Progeramme for the Syntactic analysis of English Sentences" میں وہ تشکیلی گرامر کے اصولوں کے تحت انگریزی زبان کے جملوں کے نحوی تجزیے کے لیے طریق کار کی وضاحت کرتا ہے۔اِس طریق کار کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جب بائیں سے دائیں جملے کا تجزیہ کیا جائے تو خود بخود آگے بڑھتا جاتا ہے اور تجزیے کو معقول حدود کے اندر مقید رکھتا ہے۔(26) تھورن نے شعری زبان کے تجزیے کے لیے عمومی زبان کے قواعد کے اطلاق کو سختی سے رد کیا ہے۔خصوصاً شعری لسانیات کے تجزیے کے لیے وہ مخصوص گرامر کی تشکیل پر زور دیتا ہے۔لیون کے اِس نظریے نے متن کے لسانی مطالعہ کے لیے منضبط و منظم اصول تشکیل دینے کی راہ ہموار کی۔یہ اصول زبان کی صوتیاتی، نحویاتی، معنیاتی سطح پر عملی تجزیے کے لیے کامل بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

اسلوبیاتی تنقید (stylistics) پر برطانوی ماہر بشریات میلنوسکی (Bronislaw Malinowski 1884-1942) کی بشریاتی لسانیات نے گہرے اثرات مرتب کیے۔بشریاتی بنیادوں پر کی گئی لسانی تحقیق کے حوالے سے میلینوسکی نے واضح کیا کہ ایک زبان کی ثقافت سے متعلق الفاظ و فقرات کو کسی دوسری زبان کی ثقافت کے مطابق ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔اُس کے بین الثقافتی تراجم نے اُس پر واضح کیا کہ زبان معاشرے اور ثقافت سے اس انداز سے جُڑی ہوتی ہے کہ اسے کسی صورت علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔اُس نے معنیات کو متن میں زبان کا تفاعل قرار دیا۔میلینوسکی کی سماجی لسانیات نے برطانوی ماہرین لسانیات فرتھ، وورف اور ہالیڈے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

برطانوی ماہر لسانیات مائیکل ہالیڈے (Michael Alexander Halliday – 1925-2018) نے Systematic functional Grammar کا تصور پیش کیا۔(27) اُس نے زبان کو semiotic system (نظامِ نشانات) کے تحت بیان کیا ہے۔اُس کے نزدیک زبان محض نشانات کا نظام (system of signs) ہی نہیں بلکہ یہ معنی کی ترسیل کا ایک منظم ذریعہ بھی ہے۔اُس کے مطابق زبان اپنی توسیع میں معنی کا ایک ممکنہ اور مخفی سلسلہ ہے۔اُس کے نزدیک لسانیات افراد کے مابین زبان کے ذریعے معنی کا تبادلہ ہے۔ہالیڈے کے قواعد سے متعلق نظریات نے لسانیات خصوصاً اسلوبیات میں مطالعہ و تجزیات کے نئے امکانات پیدا کیے۔

> "----His later systematic-functional model of grammer that persistently provides one of the most popular tools in stylistic

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

analysis, because of its comprehensive set of lexio-grammatical categories that label mental process, verbal and material actions and so are able to tackle full length naturalistic texts more easily than generative grammer."(28)

ہالیڈے کی Functional Systematic Grammer اسلوبیاتی نقادوں کو ادبی زبان کے تجزیے کے لیے ایک نیا نقطۂ نظر فراہم کرتی ہے۔ہالیڈے کی Functional systematic grammer میں وضع کی گئی معنویاتی اصطلاحات کی بدولت اسلوبیاتی نقاد کے لئے تنقیدی نظریات مثلاً world view (آفاقی تناظر) اور Point of view (نقطۂ نظر) کو لسانیاتی زاویۂ نظر سے بیان کرنے کے امکانات پیدا ہوئے۔

روجر فاؤلر (Roger Fowler-1938-1999) نے ہالیڈے کی فنکشنل سِسٹمیٹک گرامر سے تحریک پائی۔وہ اپنے عہد کے اسلوبیاتی نظریات سے مطمئن نہیں تھا۔وہ ایسے جامع اصول و نظریات کی جستجو میں تھا جن کی مدد سے اسلوبیات کو ادبی تنقید کے قریب لایا جاسکے۔ہالیڈے کی فنکشنل گرامر نے اُسے نئی تنقید اور ہیئت پسندی کے برخلاف اسلوبیاتی نظریات تشکیل دینے کے لیے بنیاد فراہم کی۔فاؤلر نے ادبیات کو سماجی کلامیہ (social discourse) قرار دیا ہے جسے زمان و مکان سے الگ کر کے دیکھنا درست نہیں۔وہ اپنے اسلوبیاتی نظریات کو ادب پارے کے تاریخی، سماجی، ثقافتی اور سوانحی تناظرات سے مربوط کرنا چاہتا ہے۔اِن تناظرات کو ساختیات نئی تنقید اور ہیئت پسندی کے علم برداروں نے نظر انداز کر دیا تھا۔فاؤلر نے نئی اسلوبیاتی فکر متعارف کرائی جو ادب پارے کی زبان پر غیر متنی اور غیر لسانیاتی تناظر میں روشنی ڈال سکتی ہے۔فاؤلر نے روایتی رسمی اسلوبیات کے برعکس ایک نئی توضیحی اور سماجی لسانیاتی اسلوبیات کا تصور پیش کیا جس میں ادب کا مطالعہ سماجی کلامیے (Discourse) کے طور پر کیا جاتا ہے۔(29) روجر فاؤلر نے ایک مقالے "Prose Rhythm and meter" میں اپنے نظریات کو شاعری اور نثر پر منطبق کیا ہے۔(30) "Language and control"، "Literature as a social discourse" اور "The Language of George orwell(Language of literature)" فاؤلر کی اہم تصانیف ہیں۔

رولاں۔ایس۔ویلز (Rullon Seymour Wells-1919-2008) اسلوبیات میں verbal style (فعلیہ اسلوب) اور Nominal style (اسمیہ اسلوب) کے موضوعات سے گہری دلچسپی رکھتا ہے۔اُس نے اپنے ایک مضمون "Nominal and Verbal style" میں انگریزی ادب کے اسمیہ اور فعلیہ اسلوب کو موضوع بحث بنایا ہے۔رولاں ویلز کے مطابق انگریزی زبان میں فعلیہ اسلوب کو اسمیہ اسلوب پر ترجیح دی جاتی ہے۔مصنف نے اِس مقالے میں ہر دو قسم کے اسلوب میں امتیاز واضح کرنے کے لیے اسم اور فعل کے ساتھ ساتھ دیگر اسلوبیاتی وسائل مثلاً جملوں کی طوالت، جملے میں فقروں کی تعداد اور Sentence patterns کی تعداد وغیرہ سے بحث کی ہے۔

رولاں ویلز لکھتے ہیں کہ کسی مصنف کی تحریر میں اسلوبیاتی امتیاز اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ ایک قسم کے اسلوبی وسائل کو دوسری قسم کے اسلوبی وسائل پر ترجیح دیتا ہے۔مذکورہ مقالے میں رولاں ویلز نے سنسکرت اور یونانی متون میں بھی اسمیہ اسلوب کی نشان دہی کی ہے۔(31)

نِلز ایرک انکوسٹ (Erik Enkvist 1925-2009) نے اپنی تحریروں سے لسانیات اور ادب پر ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔اسلوبیات کے حوالے سے انکوسٹ کی دو تصانیف Linguistics and Style اور Linguistic Stylistics خاص طور پر اہمیت کی حامل ہیں۔Linguistics and style میں شامل انکوسٹ کا مقالہ "On defining style" اسلوب پر گویا حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔فاضل مصنف نے متذکرہ بالا مقالے میں اسلوب کے قدیم روایتی مفہوم اور جدید معروضی تعبیر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

انکوسٹ نے اپنے مقالے میں اسلوب کی دو تعریفیں بیان کی ہیں۔

1۔ The choice between alternative expressions (متبادل اظہارات کے درمیان انتخاب) (32)

2۔ the deviation from a norm (مروّجہ معیار سے انحراف) (33)

انکوسٹ کے مطابق اظہار کی دو متبادل صورتوں کے درمیان انتخاب کا نام اسلوب ہے۔یہ انتخاب لسانی سطح پر ہوتا ہے اور قواعد (grammar) کے دائرے کے اندر رہ کر کیا جاتا ہے۔قواعدی سطح پر اسلوبیاتی انتخاب (stylistic choice) اُس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب دو ہم معنی الفاظ کے درمیان کسی ایک کا انتخاب کیا جائے۔جب کہ غیر اسلوبیاتی انتخاب (Non-Stylistic Choice) کی صورت میں دو مختلف المعنی الفاظ کے درمیان

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

انتخاب درپیش ہوتا ہے۔اسلوبیاتی انتخاب صوتی، صرفی، لغوی، نحویا ور معنوی کی سطح پرواقع ہوتا ہے۔اسلوبیاتی انتخاب کی بدولت ادیبوں اور شاعروں کے اظہاری سانچے تشکیل پاتے ہیں۔لسانی اظہار کا فرق اسلوب کا فرق اور اسلوب کا فرق اسلوبیاتی امتیاز بن جاتا ہے۔اسلوبیاتی امتیاز ہی فنکار کی شناخت ہوتا ہے۔

انکوسٹ کے نزدیک اسلوب نارم (Norm) سے انحراف کا نام ہے۔Norm سے اُس کی مراد زبان کے مروّجہ سانچے اور اصول وضوابط ہیں۔ مروّجہ زبان میں جدّت نئے لسانی تجربات اور تصرفات کو انکوسٹ Deviation from a norm قرار دیتا ہے۔ Norm سے انحراف کی اس صورت کو انکوسٹ Style features (اسلوبی خصائص) کا نام دیتا ہے۔Norm سے انحراف سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ زبان کو غیر معیاری انداز میں استعمال کیا جائے بلکہ اِس سے زبان میں وہ جدّت اور تصرف مراد ہے جس سے زبان میں جدّت اور تنوع پیدا ہوتا ہے اور اظہار کے نئے امکانات راہ پاتے ہیں۔

انکوسٹ کے مطابق Norm سے انحراف Selectional rules (انتخابی ضوابط) اور Selectional restrictions (انتخابی پابندیاں) سے روگردانی مراد ہے۔اِس قسم کے لسانی وادبی انحراف سے دو مصنفین یا شعرا کے پیرایۂ اظہار کے مابین اور دو متون کے مابین امتیاز پیدا ہوتا ہے۔امتیاز کی یہی صورت متون کے اسلوب میں انفرادیت کا سبب بنتی ہے۔انکوسٹ نے اسلوب اور اسلوبیات کی توضیح و تشریح بیان کرتے ہوئے معروضی انداز اختیار کیا ہے۔اُس نے اپنی محولہ بالا تصانیف کے ذریعے اسلوبیاتی تنقید اور اسلوبیاتی وسائل (stylistic devices) کو وضاحت سے موضوع بحث بنایا ہے اور مغرب میں اسلوبیاتی تنقید کی روایت میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

ڈیل-ایچ-ہائمز (Dell Hathaway Hymes)(1927-2009) ادب، بشریات اور لسانیات سے دلچسپی رکھتا تھا۔سماجی لسانیات اور اسلوبیات سے اُسے خصوصی شغف تھا۔اسلوبیات کے حوالے سے اُس کا نمایاں ترین کام اُس کا وہ مضمون ہے جو اُس نے 1958 میں انڈیانا یونیورسٹی میں اسلوب کے موضوع پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں پڑھا جسے بعد ازاں تھامس۔اے۔سیبوک نے اپنی مرتب کردہ کتاب Style in Language میں شامل کیا۔ہائمز کے مذکورہ بالا مضمون کا عنوان "Phonological Aspects of Style: Some English Sonnets" ہے۔اِس مقالے میں ورڈزورتھ (Wordsworth-1770-1850) کیٹس (John Keats-1795-1821) کی دس دس نظموں کا صوتیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔(34) اسلوبیات کے اطلاقی مباحث کے ضمن میں ہائمز کا یہ مضمون اوّلین اور بنیادی مباحث کی حیثیت رکھتا ہے۔ہائمز متذکرہ بالا شعرا کی نظموں کا صوتی تجزیہ کرتے ہوئے صوت اور معنی کے مابین (Nuxes between sound and meaning) رشتے کی نشان دہی کرتا ہے جسے وہ sound symbolism (صوتی رمزیت) کا نام دیتا ہے۔وہ نظم کے مجموعی صوتی تاثر کو نظم کے مفہوم سے مربوط کرتا ہے۔ہائمز کے صوت و معنی کے باہمی رشتے یا صوتی رمزیت کا لب لباب یہ ہے کہ کسی بھی نظم کے عناصر ترکیبی میں شامل آوازوں میں سے اُن آوازوں کو جو کثرت سے استعمال ہوئی ہیں الگ کر کے یکجا کر لیا جائے تو وہ کسی ایسے لفظ یا فقرے کی نشان دہی کرتی ہیں جن سے نظم کے نفس مضمون یا مرکزی خیال کی تفہیم ممکن ہوتی ہے۔ نظم کی غالب صوتیات کا مجموعہ معنیاتی سطح پر نظم کے پوشیدہ مفہوم کا عکاس ہوتا ہے۔صوتیات کے اِس مجموعے کو وہ summative کا نام دیتا ہے۔ہائمز نے اپنے اِس نظریے کا اطلاق ورڈزورتھ اور کیٹس کی نظموں پر کیا ہے اور اِس طرح اُن کی نظموں کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالی ہے۔ہائمز کا sound symbolism کا نظریہ اسلوبیاتی تنقید میں صوتی تجزیے اور معنوی تفہیم کے نئے امکانات سامنے لاتا ہے۔

سیمور چٹمین (Symour Chatman-1928-2015) معروف امریکی مصنف علمی، ادبی اور ساختیاتی نقاد تھا۔وہ امریکی Narratology (بیانیے) کے حوالے سے خاص شہرت رکھتا ہے۔ Story and discourse، the later style of Henry James، Narrative structure in fiction and film Coming to terms. The rhetoric of narrative in fiction and filme. Reading narrative fiction وغیرہ۔اُس کی مشہور تصانیف میں(35) اسلوبیات میں سیمور چٹمین کی دلچسپی کا شعبہ شاعری کا وزن (Meter) ہے۔اِس سلسلے میں چٹمین نے 1958 میں اسلوب اور اسلوبیات کے موضوع پر انڈیانا یونیورسٹی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں "Comparing Metrical style" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔اپنے مقالے میں چٹمین Meter کو ادبی روایت کا ایک اہم جزو قرار دیتا ہے۔اُس کے مطابق صوتیات کے مختلف پہلوؤں کی جمالیاتی ترسیل ادبی تجزیات کا مقصد ہے۔وہ اسلوبیات میں وزن سے متعلقہ مباحث کو Metrical Stylistics کا نام دیتا ہے۔وہ بھی نلز انکوسٹ کی مانند وزن سے متعلقہ اسلوبیاتی خصائص دریافت کرنے کے لیے Norm سے انحراف کو پیش نظر رکھتا ہے۔متذکرہ بالا مقالے میں چٹمین نے شاعری کے وزن سے متعلق اپنے نظریات اور طریق کار کا اطلاق جان ڈون ((John Donne) (1572-1631) اور الیگزنڈر پوپ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

(Alexander Pope-1688-1744) کی نظموں کا موازنہ Meter (وزن) سے متعلق خصائص کے حوالے سے کیا ہے اور ہر دو شعرا کے Metrical Style (فنی اسلوب، وزن اور بحر سے متعلق) میں امتیاز قائم کرنے کی سعی کی ہے۔ (36) اِسی موضوع پر اپنے ایک اور مقالے بہ عنوان "The Components of English meter" میں چیٹمین نے شاعری میں وزن اور اُس کے متعلقات کے بارے میں ایک مبسوط اور جامع تھیوری پیش کی ہے۔ وہ شاعری کے Metrical تجزیے کے لیے مضبوط نظریاتی بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ اِس مقصد کے لیے وہ امریکی ماہر لسانیات جارج ایل۔ ٹریگر (George Leonard Trager 1906-1992)، ہنری لی سمتھ (Henry Lee Smith 1913(b)) اور ڈوائٹ بولنگر (Dwight Bolinger-1907-1992) کی انگریزی زبان میں Stress (دباؤ)، Pitch (لپک)، Juncture (ملنے کا انداز) سے متعلق تنقیدی تحریروں کا جائزہ لیتا ہے۔ اُس کا مذکورہ بالا مقالہ Meter (وزن) اور Rhythm (تال) کا تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ مقالے کے آخر میں وہ شیکسپیئر کے "Sonnet 18" کا ساؤنڈ سپکٹروگراف پر گیارہ مرتبہ جانچا گیا تجزیہ پیش کرتا ہے۔ (37) چیٹمین کے محولہ بالا دونوں مقالات نے اسلوبیات میں عروضیاتی مطالعے کے لیے مضبوط نظریاتی بنیادیں فراہم کیں۔ اِن مقالات کی نمایاں خصوصیت نظریات وطریق کار کی تشکیل کے ساتھ ساتھ ان کا شاعری پر اطلاق ہے۔

جیفری نیل لیچ (Geoffrey Neil Leech 1936-2014) انگریزی زبان اور لسانیات کا ماہر تیس (30) سے زیادہ کتابوں کا مصنف اور شریک مصنف اور ایک سو بیس (120) سے زائد تحقیقی مقالات کا خالق ہے۔ وہ انگریزی قواعد، کارپس لسانیات اور اسلوبیات کے شعبے میں مہارت رکھتا تھا۔ Meaning and the English Verb، A Linguistic guide to English Poetry، Semantics، Style in Fiction جیسی تصانیف اسلوب اور اسلوبیات سے متعلق مباحث کے حوالے سے اہمیت کی حامل ہیں۔ لسانیات میں معنیات کا شعبہ لیچ کی خصوصی دلچسپی کا مرکز ہے۔

جیفری لیچ ادبی متون کے تجزیے کے لیے دو طریقے بیان کرتا ہے۔ ایک طریقہ critical interpretation (تنقیدی تاویل) اور دوسرا طریقہ Linguistic Description (لسانیاتی توضیح) کہلاتا ہے۔ یہ دونوں طریق کار الگ ہونے کے باوجود اپنے اندر ربط کے کئی پہلو رکھتے ہیں۔ اور ادبی تشریح و توضیح میں ایک دوسرے کی معاونت کر سکتے ہیں۔ لیچ اپنے تجزیات میں فن پارے کے معنی پر خصوصی طور پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ وہ ہر طرح کے لسانی انتخاب (Linguistic Choice) کو معنی کے تناظر میں دیکھتا ہے۔ یہ لسانی انتخاب لغوی، قواعدی یا صوتیاتی کسی بھی سطح پر ہو سکتا ہے۔ لیچ نے اپنے ایک مضمون "This Bread I break: Language and interpretation" میں نہ صرف اسلوبیاتی تجزیے کے لیے اہم اصول وضوابط کا تعین کیا ہے بلکہ مشہور انگریز شاعر ڈیلن تھامس (Dylan Thomas-1914-1953) کی نظم This bread I break کا اسلوبیاتی تجزیہ بھی پیش کیا ہے۔ اتصال (cohesion) سے لیچ کی مراد ادبی متن میں قواعدی اور لغوی انتخاب کا اتصال ہے جو باہم مربوط ہو کر متن کو ایک لسانی اکائی کی شکل دیتے ہیں۔ فور گراؤنڈنگ سے لیچ کی مراد مروجہ زبان اور اصول وقواعد سے انحراف ہے۔ لیچ فور گراؤنڈنگ کو اظہاری وسائل میں وسعت اور جمالیاتی خصائص کے لیے لازم قرار دیتا ہے۔ فور گراؤنڈنگ کے اتصال سے لیچ کی مراد مختلف لسانی انتخابات اور Norm سے انحراف کی مختلف صورتوں کا ربط واتصال ہے۔ وہ واضح کرتا ہے کہ زبان کی یہ مختلف صورتیں کیوں کر یک جا ہو کر Pattern of Similarities تشکیل دیتی ہیں۔ (38)

امریکہ اور برطانیہ میں اسلوبیاتی تنقید کے ابتدائی تجزیات ومطالعات پر روسی ہیئت پسندی، پراگ سکول اور رومن جیکبسن کی شاعرانہ زبان (Poetic Language) کا اثر غالب رہا۔ اِس کے نتیجے میں Parallelism (متوازیت)، Norm (معیار)، deviation (انحراف) اور foregrounding (فور گراؤنڈنگ) وغیرہ جیسی اصطلاحات اسلوبیاتی تنقید (stylistics) کے ذخیرۂ الفاظ کا حصہ بن گئیں۔ ابتدائی دور (ساٹھ کی دہائی) میں شعری متون خاص طور پر تخلیقی زبان اور لسانی انحراف کے حامل متون اسلوبیاتی نقادوں کی توجہ کا مرکز رہے۔ رومن جیکبسن نے Literariness (ادبیت) کا تصور پیش کیا۔ اُس کے نزدیک غیر ادبی متون کی نسبت ادبی متون ایک مختلف سماجی تفاعل کے حامل ہوتے ہیں۔ زبان کا جمالیاتی استعمال، شعریات اور عروضیات کا مطالعہ وتجزیہ اسلوبیات کا خاص موضوع رہا۔

ستر کی دہائی میں اسلوبیاتی مباحث کو متعارف کرانے والوں میں ایک نمایاں نام ریمنڈ چیپمین کا ہے۔ اُس نے اپنی تصنیف "Linguistics and Literature an introduction to Literary Stylistics" میں اسلوبیاتی تجزیے کے بنیادی اجزا الفاظ، معنی، نحو وغیرہ کو موضوع بحث بنایا ہے۔ اِس تصنیف کے اہم ترین مشتملات "Rhythm and meter" اور "The Language of Rhetoric" ہیں۔ (39) چیپمین شعری زبان کے وسائل اظہار simile (تشبیہ)، Metaphor (استعارہ) Synecdoche (مجاز مرسل) Metonymy (مجاز مرسل کی ایک صورت) Meiosis (صنعتِ تقلیل) Anaphora (تکرارِ لفظی) Epistrophe (آخری لفظ کی تکرار) Anadiplosis (تکرار کی ایک صورت) وغیرہ کی

توضیح بیان کرتا ہے۔ چیپمین کے نزدیک یہ شعری وسائل لغوی انحراف اور غیر معمولی قواعدی اجزا میں سے انتخاب کی ایک صورت ہوتے ہیں۔ چیپمین نے انگریزی شعرا کے کلام سے مذکورہ شعری خصوصیات کے حامل بند (stanza) اور مصرعے پیش کیے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ شاعری میں Rhythm (تال) اور Meter (وزن) پر بھی تفصیلی اظہار خیال کرتا ہے۔ Rhythm کی بحث میں وہ Stress (دباؤ) اور intonation (لہجہ) پر تفصیلی بحث کرتا ہے۔ اُس کے نزدیک شاعری (poetry) اور نثر (prose) میں امتیاز (Meter) وزن سے متعین ہوتا ہے۔

ستر (1970) کی دہائی میں ہالیڈے کے میانِ فرد (inter personal) زبان کے تفاعل اور زبان کے ابلاغی پہلو پر زور دینے کی وجہ سے زبان کے تفاعل کی بنیاد پر متعدد لسانی تھیوریز معرضِ وجود میں آئیں۔ ان تھیوریز میں زبان کے تفاعلی (interactive) پہلو کو مرکزی اہمیت حاصل تھی۔ Pragmatics بھی اِن ہی تھیوریز میں سے ایک تھی جس میں زبان کے عملی پہلو کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

ڈیرڈری برٹن (Deirdre Burton) نے اسلوبیاتی تنقید کی روایت میں ڈراما کی صنف کو موضوع بنا کر اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ اُس نے ہالیڈے کے Transitivity model کو بنیاد بنا کر اسلوبیاتی مطالعات پیش کیے۔ اُس نے امریکی شاعرہ اور ناول نگار سلویا پلیتھ (Sylvia Plath 1932-1963) کے سوانحی ناول "The Bell Jar" کے Transitive Patterns کا تجزیہ کرتے ہوئے بین السطور تانیثی لہجے کی نشان دہی کی ہے۔ (40) برٹن کے بعد ہرمن (VimalaHeman) نے بھی ڈراما کی صنف کو اسلوبیاتی تنقید کا موضوع بنایا اور ڈراما کے مختلف پہلوؤں پر جامع ترین تجزیات پیش کیے۔ اِس سلسلے میں اُس کی تصنیف "Dramatic discourse: dialogue as introduction in plays" اسلوبیات کی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اِس تصنیف میں اُس نے شیکسپیئر (William Shakespeare) پنٹر (Pinter) اور اوسبورن (Osborne) بیکٹ (Beckett)، چیخوف (Chekhov) اور برنارڈ شاہ (George Bernard Shaw) جیسے معروف ڈراما نگاروں کا Discourse analysis پیش کیا ہے۔ (41) برٹن اور ہرمن نے افسانوی مکالمے کے مقابل حقیقی زندگی کی گفت گو کو ڈسکورس ماڈل کے طور پر پیش کیا۔ بعد ازاں اِنھی مصنفات کے تتبع میں فنِ گفتگو (speech art) اور شائستگی (politeness) کے pragmatic models کا اطلاق کرتے ہوئے متعدد مطالعات پیش کیے گئے۔

نوے (1990) کی دہائی میں Pragmatics کے ساتھ ساتھ Cognitive Linguistics اور Cognitive Stylistics نے مقبولیت حاصل کی۔ اِس دور میں متن کی قرات کے نتیجے میں قاری کے ذہن پر ہونے والے اثرات میں خصوصی دلچسپی لی جانے لگی۔ متن کی لسانی خصوصیات اور متنی مفروضات قاری کی تفہیم کو کیوں کر متاثر کرتے ہیں، اسلوبیاتی اور لسانیاتی نقادوں نے اِس میں خاص دلچسپی لی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ Cognitive Linguistics نے لفظی (Literal) اور مجازی (Figurative) مفہوم کے روایتی تضاد کو ختم کیا۔

نوے کی دہائی میں Stylistics کے مختلف پہلوؤں پر متعدد تصانیف منظر عام پر آئیں۔ جی کُک (Guy Cook) کی "Discourse and Literature: the interplay of form and mind" (42)، این فیب (Nigel Fabb) کی "Linguistics and Literature"، Sara Mills کی "Feminist Stylistcs" (43)، ڈی شین (Dinghan Shen) کی "Literary Stylistics and fictional translation" (44)، جے ویبر (David J. Weber) کی "The Stylistics reader" (45) اور ہنیچ وڈوسن (Henry Widdowson) کی "Practical Stylistics an approach to poetry" (46) جیسی فکر انگیز تصانیف نے Stylistics کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اکیسویں صدی کے آغاز تک انگریزی ادبیات میں Stylistics کی مضبوط روایت قائم ہو چکی تھی۔ چنانچہ 2001 میں کیٹی ویلز نے Stylistics کی پہلی توضیحی لغت "A Dictionary of Stylistics" مرتب کی۔ (47) Peter Verdonk نے اپنی تصنیف "Stylistics" میں موضوع کے نظریاتی مباحث پر سنجیدہ تجزیات پیش کیے۔ (48) پال سمپسن (Paul Simpson) نے Stylistics a Resource Book میں Stylistics کے بنیادی مباحث کی توضیح و توجیہہ تفصیل سے رقم کی ہے۔ (49) موجودہ دور میں شعر و ادب کے اسلوبیاتی مطالعے کو معروضی نقطۂ نظر کے باوصف اہم خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ انگریزی ادب میں اسلوبیاتی مطالعات کی روایت پختہ ہو چکی ہے۔ آج کل corpus Stylistics میں کمپیوٹر سے متعلقہ زبان کے تجزیے، ویڈیو گیمز اور انٹرنیٹ ادبیات کو Stylistics کا موضوع بنانے کی سنجیدہ کوششوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ اِس سلسلے کی ایک اہم کوشش نوٹنگھم یونیورسٹی سے رونالڈ کارٹر (Ronald Carter) کی زیر ہدایت Spoken Corpora پر ہونے والی تحقیق ہے۔ جس میں عام گفت گو کی تخلیقی افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ Stylistics کو مغربی ادبیات میں ایک مستقل اور الگ شعبہ علم کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپی جامعات میں Stylistics کی نظریاتی و اطلاقی تدریس کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔

حوالجات و حواشی

Encyclopedia of language & Linguistics.oxford: Elsevier. 2006.P:215 ـ1

https://wikipedia.org/wiki/stylistics.August 18th. 2019.1:30 a.m. ـ2

Encyclopedia of language & Linguistics.oxford: Elsevier. 2006.P:215 ـ3

Spitzer. Leo.Linguistic and Literary history.New Jersey:Princton University Press. 1948.P:41 to 85 ـ4

Ibid.P:193 to 235 ـ5

خلیل بیگ، مرزا۔ اسلوبیاتی تنقید نظری بنیادیں اور تجزیے۔لاہور: بھٹی سنز پبلشرز، طبع اوّل۔ ص: 160 ـ6

خلیل بیگ، مرزا۔ اسلوبیاتی تنقید نظری بنیادیں اور تجزیے۔ ص: 160،161 ـ7

Galperin.I.R.Stylistics.Moscow: VyssajaSkola. 1981.P:10 ـ8

Sebeok.Thomas A. (Editor) Style in Language.New York: John Wiley & Sons. Inc., 1960.P:351 ـ9

Ibid.P:377 ـ10

Encyclopedia of Language and Linguistics.Vol:25.P:215 ـ11

Martin.Harold C. Style in prose fiction-Newyork: colambia university press, 1959. P:1 to 24 ـ12

Babb. Harward.S.Essays in Stylistics Analysis New York:Harcourt Brace Jovanovich. Inc.. 1972-P:35 to 42 ـ13

Ohmann. Richard. Generative Grammars and the concept of literary style.Included Linguistics and Literary style.Edited by Freeman.Donald.C. New York: Hold Rinehard and Winston. Inc., 1970-P:258 ـ14

Ibid.P:268 ـ15

Ibid.P:268 to 276 ـ16

Ibid.P:279 ـ17

The use of components in a sentence that are grammatically the same, or similar in their construction, sound, meaning, meter causing rythem and smootherflow. ـ18

In Generative Grammer embedding is the process by which one clause is included (embedded) in another This is also known as nesting. More broadly embedding refers to the inclusion of any linguistic unit as part of another unitof he same general type. https://www.thoughtco.com/embedding.grammer.1690643. December, 18th, 2018. 1:00am ـ19

Freeman.Donald.C.Linguistics and Literary Style. New York: Hold Rineheart& Winston., INC.1970.P:448 ـ20

https://www.thriftbooks.com/a/samuel-r-levin/495632 ـ21

Freeman.Donald.c.Linguistics and Literary Style.P:268 ـ22

"Coupling occurs when there are two convergences of sementic elements with positional elements in a passage of Poetry." Freeman.Donald.C.Linguistics and Literary Style.P:197 ـ23

Coupling اُس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب شاعری کے ایک ٹکڑے میں دو معنوی عناصر ایک ہی جگہ مل جاتے ہیں۔ مثلاً

In folly ripe. in reasons rotten

Prep+N+Adj.Prep+N+Adj

Freeman.Donald.c.Linguistics and Literary Style.P:182-196 ـ24

Ibid.P:182 ـ25

Thorne.James Peter-A Programme for the santactic Analysis of English sentences.Included in-Communications of the ACM.Vol:12-Issue:8-August 1969-New York P:476 to 479 -26

Encyclopedia of Language and Linguistics. Vol:25.P:215 -27

Ibid -28

Chapterone.https://shodhganga.inflibnet.ac.in/bitstream_P:31 -29

Fowler. Roger.Essays on style and Language. New York:Humanities Press Inc. 1966.P:82 to 89 -30

Freeman.Donald.C.Linguistics and Literary Style.P:297 to 306 -31

Ekvist. Nils Erik.Spencer.John-Gregory.Michael J. Linguistics and Style-London:Oxford University Press. P:16 to 19 -32

Ibid.P:25 -33

Sebekok.Thomas A. (Editor) Syle in Language.Cambridge: The M.I.T. Press. 1964.P:109 to 131 -34

https://wikipedia.org/wiki/seymour_chatman-October2nd20192:30 a.m -35

Sebeok.Thomas.Style in Language.P:149 -36

Freeman.Donald.C.Linguistics and Literary Style.P:309 to 335 -37

Freeman, Donald C. Linguistics and literary style. P: 119 to 128 -38

Chapman.Raymond.Linguistics and Literature.London: Edward Arnold Ltd. 1974.P:72 to 99 -39

https://Shodganga.inflibnet.ac.in/bitstream.P:32. 33 -40

Herman.Vimala.Dramatic discourse: Dialogue as Interaction in Plays.London:Routledge.1998 -41

Cook.G.Discourse and Literature: The Interplay of Form and mind-Oxford: Oxford University Press. 1994 -42

Fabb. N.Linguistics and Literature.Oxford:Blackwell. 1997 -43

Shen.D. Literary Stylistics and fictionaltranslation.Beijing:Peking University Press. 1995 -44

Weber.J.The stylistics reader.London: Edward Arnold. 1996 -45

Widdowson.H.Practical Stylistics:An approach to Poetry.Oxford: Oxford University Press. 1992 -46

Wales. Katie.A Dictionary of Stylistics.London:Pearson Education. 2001 -47

Verdonk. Peter.Stylistics.Oxford: Oxford University Press. 2002 -48

Simpson. Paul-Stylistics: a resource book-London: Routledge. 2004 -49